فہیم القرآن --

مشتاق احمد خان (رح)

تحقیق : یوسف سیجا

ترامیم و اضافہ : ابو حیان سعید

فہیم القرآن ۔۔ مشتاق احمد خان ؒ

تحقیق : یوسف سیجا
ترامیم و اضافہ : ابو حیان سعید

محترم مشتاق احمد خان ؒ کے ترجمہ و مفہوم القرآن پر مبنی" تعلیم القران " کی کاوش پر ایک نظر-----

ہدایت کا لفظ قرآن مجید کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے. چنانچہ دیکھئے سورۃ البقرۃ کے شروع ہی میں فرمایا: ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ(۲) پھر اس کے وسط میں ارشاد ہوا : ہُدًی لِّلنَّاسِ یعنی پوری نوعِ انسانی کے لیے ہدایت . سورۂ یونس میں فرمایا: ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (۵۷) .سورۂ لقمان میں فرمایا:ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ ۙ(۳) . سورۃ البقرۃ (آیت ۹۷) اور سورۃ النمل (آیت۲) میں ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ(۲) جبکہ سورۂ آل عمران میں ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃٌ لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (۱۳۸) اور سورۃ المائدۃ میں ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ؕ۴۶﴾ کے الفاظ آئے. معلوم ہوا کہ ’’ھُدًی‘‘ کا لفظ قرآن حکیم کے لیے کثرت کے ساتھ آیا ہے. پھر یہ صرف نکرہ نہیں‘ ’’ال‘‘ کے ساتھ معرفہ بن کر بھی کئی جگہ آیا ہے. تین مرتبہ تو اِس آیت مبارکہ میں آیا جو رسول اللہﷺ کے مقصدِ بعثت کو بیان کرتی ہے : ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (التوبۃ:۳۳‘ الفتح:۲۸‘ الصف:۹) ھُدًی نکرہ تھا‘ اَلْھُدٰی معرفہ ہو گیا.یعنی ہدایتِ کاملہ‘ ہدایتِ تامہ‘ ہدایتِ ابدی. اسی طرح سورۃ النجم میں فرمایا : وَ لَقَدۡ جَآءَہُمۡ مِّنۡ رَّبِّہِمُ الۡہُدٰی ﴿ؕ۲۳﴾ . سورۃ الجن کا آغاز جنات کی ایک جماعت کے اس قول اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ(۱) سے ہوتا ہے. آگے چل کر الفاظ آتے ہیں: وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡہُدٰۤی اٰمَنَّا بِہٖ ؕ (آیت ۱۳) گویا سورۃ الجن نے معین کیا کہ ’’قُرْاٰنًا عَجَبًا‘‘ اور ’’اَلْھُدٰی‘‘ مترادف الفاظ ہیں.سورۂ بنی اسرائیل اور سورۃ الکہف میں آیا ہے : وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَہُمُ الۡہُدٰۤی (بنی اسرائیل:۹۴‘ الکہف:۵۵) .’’کیا شے ہے جو لوگوں

کو ایمان لانے سے روکتی ہے جبکہ اُن کے پاس الہدیٰ آیا ہے؟'' تو گویا قرآن کا بنیادی موضوع توحید اور انسان کی ہدایت ھے ۔

ناقابلِ فہم کا فہم...
کبھی سمندر برتن جتنا، اور کہکشائیں بیری کے درخت جیسی نظر آتی ہیں۔یہ فریبِ نظر نہیں، فہمِ ازل ہے۔خدا جب دکھانا چاہے تو فاصلے مٹ جاتے ہیں،اور جب چھپانا چاہے تو آنکھ کے سامنے بھی پردہ ڈال دیتا ہے۔انسان جب دور سے کُل کو دیکھتا ہے تو سمجھ پاتا ہے کہ عظمت کا راز حجم میں نہیں، نظرکی وسعت میں ہے ۔ سوچ پر سے پہرے ہٹا کر سوچو ۔۔
جنت کا دروازہ کیسا ہوگا ِ ؟ ایسا کہ صرف دیکھنے سے صدیوں کا دکھ دھل جائے۔ایسا کہ ایک دن، پچاس ہزار سال کا ہو جائے۔کیونکہ تلافی کا وقت، محبت کے حساب سے ناپا جاتا ہے۔جب حدِ نگاہ وسیع ہو جائے،تو بیری کا درخت اور ستاروں کا جھرمٹ ایک سا دکھنے لگتا ہے۔اور جب وقت تھم جائے،تو لمحے میں عمر بھر کی خیر یا حسرت سما جاتی ہے۔یہی راز ہے "اللہ اکبر" کا
نہ صرف بڑا بنانے کا ہنر، بلکہ عظمت کو چھوٹے میں سمیٹنے کا کمال۔"
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ" سورۃ ق آیۃ 22 ، اس دن نگاہ فولاد سے تیز ہوگی،اور عقل صرف تماشائی رہ جائے گی۔
فہیم القرآن کریم مشتاق احمد خان ؒ جیسا فہم القرآن چیدہ چیدہ افراد میں ھی پایا جاتا ھے ۔

مشتاق صاحب 1917 میں برما کے ایک شہر بھاموں میں پیدا ہوئے جب تین سال کے تھے تو والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں پھر اُن کے والد صاحب ان کو ان کی نانی کے پاس پنجاب کے ایک شہر گوجر خان چھوڑ گیے تاکہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں ، مشتاق احمد خان ؒ نے میٹرک گوجر خان سے کیا پھر واپس برما چلے گیے پھر باقی تعلیم اُدھر حاصل کی اورپھر ادھر ہی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ کاروبار کرنے لگے جب پاکستان بنا تو پھر پاکستان آگئے

اورلاہور میں کاروبار کرنے لگے -1978 میں مشتاق احمد خان لندن چلے گئے وہاں ٹریول ایجنسی کھولی تھی پھر1989 میں وہ اپنے بیٹے کو دے کر واپس پاکستان آگئے تھے پھر پاکستان میں کوئی کاروبار نہیں کیا ۔ اُنہوں نے " تعلیم القران " پر جو کام شروع کیا وہ جاری رکھا ۔ 2007 میں ان کی وفات ہو گئ۔

محترم مشتاق احمد خان صاحب ؒ ایک اعلیٰ درجے کے فہم القرآن کے حامل رہے قرآن مجید کی تقریباً 10 سورتوں پر مبنی ترجمہ چار مختلف موضوعات پر کتابوں کی تدوین اور اس کے علاوہ تعلیم القرآن کے نام سے لکھی جانے والی قران کی تفسیر و تشریح بذریعہ قرآن ان کی زندگی میں چھوڑے ہوئے وہ کارہائے نمایاں ہیں جو قیامت تک ان کی نیکیوں میں اضافے کا باعث ہیں ۔
تعلیم القرآن اور ترجمہ و مفہوم القرآن کے مطالعے کے دوران ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مشتاق احمد خان صاحب ؒ نے ایک انتہائ آسان اور قابل فہم اسلوب اختیار کیا ۔ مشتاق احمد خان صاحب نے " تعلیم القرآن " کی صورت میں بالکل ایک نیا اور اچھوتا کام کیا ہے ان سے پہلے بھی چند محققین نے اس طرز پر کام کیا ھے لیکن تعلیم القرآن میں انہوں نے اپنی ذاتی اصطلاحات کا استعمال بھی کیا ہے یہ کسی بھی تحقیقی کام کا عیب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ اس تحقیق کی خوبی ہوتی ہے اور علم کو مزید آگے کی منازل طے کرانے کا ایک عمل ہوتا ہے ۔اب میں اپ کے سامنے مشتاق صاحب کی شہرہ آفاق تالیف " تعلیم القران " کے ذریعے ان کے تحقیقی کام کی کچھ خوبیوں کو ابھار اور نکھار کر اپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کروں گا سب سے پہلی اور بہت اہم کاوش جو بہت مشکل تھی اور انہوں نے اسے احسن انداز سے انجام دیا وہ ہر ایت کا عنوان دینے کا کام تھا پورے قران مجید کی ایات کو موضوعات کے لحاظ سے" تعلیم القران " کو عنوان کی شکل میں پیش کرنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے هر ایت کا ترجمہ یا مفہوم کچھ کم یا کچھ زیادہ کلمات پر مشتمل ہوتا ہے اسے ایک کوزے میں بند کر کے مختصر سے عنوان میں سمو دینا یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے مثال کے طور پر سورۃ الانعام آیۃ نمبر 46 قوانین

خداوندی کے بعد اور کون سی حدیث ہوگی جس کی پیروی یہ لوگ کریں گے ۔۔میں نے تجرباتی طور پر مشتاق احمد خان صاحب کے سورہ بقرہ کی ایات کے عنوانات کو اکٹھا کیا اور ایک جگہ تحریر کردیا 286 ایات پر مشتمل سورہ بقرہ جو کہ ڈھائی پارے کی ہے وہ عنوانات کی شکل میں چند صفحات میں محفوظ ہو گئی ہے اگر اپ کے پاس فرصت کے 20 منٹ ہوں تو اپ پوری سورہ بقرہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں مثال کے طور پر سورہ بقرہ کی ایک سے لے کر پانچ ایات تک کا صرف ایک ہی چھوٹا سا عنوان ہے کہ قران ہر شک و شبہ سے بالاتر کتاب ہے۔۔۔یہ عنوان ان پانچوں ایات کا مشترکہ اور بلا شرکت غیر ہے ہر ایت کے مفہوم کو بیان کرنے والا عنوان ہے اسی طرح سے سورہ بقرہ کی نویں ایت سے لے کر پندرہویں ایات کا بھی ایک مختصر سا عنوان ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرو۔۔یہ ان تمام ایات پر بالکل فٹ بیٹھتا ہے ۔ عنوانات کے علاوہ انہوں نے ابواب ترتیب دیئے ہیں۔۔
تعلیم القران کتاب قران کی تفسیر و تشریح ہی نہیں ہے بلکہ قران کی لغت بھی ہے عربی زبان میں ہر مفرد کا ایک مادہ ہوتا ہے اس مادے کے کچھ ابواب ہوتے ہیں جیسے حسن اخلاق کا مادہ ہے (خ ل ق) خلق مادہ ہے اور اس کا باب حسن اخلاق ہے۔مشتاق احمد خان صاحب اس باب پر تفصیلی بحث کرتے ہیں اور اس تفصیل کو بھی ایک کوزے میں محدود کر کے کئی صفحات کی بجائے آسان ترین لفظوں میں ایک صفحے کے اندر اندر سمیٹ لیتے ہیں۔اس لیئے اخلاق کے اس باب کی شروعات وہ ذیلی عنوان سے کرتے ہیں اور اسے انداز گفتگو کا نام دیتے ہیں۔ انداز گفتگو پر جتنی بھی ایات قران مجید میں ائی ہے انہیں اکٹھا کرتے ہیں اور ہر ایت کا الگ الگ ایک عنوان دیتے ہیں جیسے سورۃ النسآ آیۃ نمبر 5 کا عنوان وہ دیتے ہیں معقول انداز میں گفتگو کیا کرو۔۔ جبکہ ایت کا ترجمہ ہے اور لوگوں کے ساتھ معقول انداز میں گفتگو کیا کرو۔
ان کے ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ جو عربی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں وہ بھی ایات کے ساتھ مشتاق احمد خان ؒ کے لکھے گئے ترجمے کو اگر پڑھیں گے تو انہیں بہت حد تک عربی بھی سمجھ میں اجائے گی چاہے وہ صرف ونحو سے بالکل بھی واقفیت نہ رکھتے ہوں۔۔۔ انہوں نے اپنے ترجمے سے یہ

سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جہاں قران ایک فرد سے خطاب کرتا ہے
بالکل اسی طرح سے وہ ایک معاشرے سے بھی خطاب کرتا ہے جیسے سورۃ
المؤمنون آیۃ نمبر 96 معاشرے کی نا ہمواریوں کو حسین انداز سے دور کرو
۔ عائلی قوانین کو انہوں نے حسن معاشرت کے باب میں ایسے بیان کر دیا ہے
کہ اسکول کے طلبہ بھی اسانی سے پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں سورۃ النور آیۃ
28 اور جب تم سے کوئی ملاقات نہ کرنا چاہے تو خوشی خوشی واپس آجایا
کرو اور سورۃ النورآیۃ نمبر 61 اس ایک ایت کے مختصر سے عنوان میں
ہماری فقہ کی بڑی بڑی بحثوں کو انہوں میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے وہ عنوان یہ
ہے کہ کون کون سے گھروں سے بلا تکلف کھا پی لینا چاہئے اسی عنوان سے
یہ قانون بھی اخذ ہوتا ہے کہ جوائنٹ فیملی میں اگر کوئی نہ رہنا چاہے تو
اسلام کے نزدیک یہ عمل معیوب نہیں ہے لباس سے متعلق ہماری فقہ نے جتنی
تفصیلات بیان کی ہیں تعلیم القران میں مختصر سے عنوانات کے ذریعے ان
تمام احکامات کو سمیٹ کر ایک دسترخوان میں جمع کر دیا گیا ہے۔اپ نے
ایسی بہت ساری کتابیں دیکھی ہونگی کہ شریک حیات کے انتخاب کے لیے کیا
کرنا چاہیے اس مضمون پر کئی کئی سو صفحات کی کتابیں لکھی جا چکی ہیں
قران کی سورۃ الروم کی ایک ایت نمبر21 اس معاملے کو بالکل کھول کر بیان
کر دیتی ہے اور مشتاق احمد خان صاحب ؒ نے اس کا جو عنوان دیا ہے وہ قابل
رشک ہے کہ ایسا شریک حیات منتخب کرو جس سے سکون قلب حاصل ہو۔
یہاں میں یہ وضاحت دینا چاہوں گا کہ مشتاق احمد خان صاحب ؒ کا کام بہت
منفرد هے حدود اللہ جیسے انتہائی نازک مضمون کو بھی انہوں نے نہایت سہل
انداز سے طالب علموں کے معیار پر بیان کیا ہے قران مجید کی تمام ایات میں
موجود مضامین کا احاطہ کیا جائے تو تقریبا 200 ایسے مضامین سامنے اتے
ہیں جو بار بار دہرائے جاتے ہیں قران کریم کے بنیادی مضامین صرف تین ہیں
توحید رسالت قیامت ۔ قران میں انسانوں کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں مومن
کافر اور منافق اور اس طرح مومنوں کی پانچ صفات بیان کی گئی ہیں ایمان
بالغیب اقامت صلوٰۃ و زکوٰۃ اسمانی کتابوں پر ایمان اور اخرت کی
تصدیق۔مشتاق احمد خان صاحب نے احکام اور مسائل بیان نہیں کئے ہیں لیکن

ہر ایت کو پیش کر کے یہ سمجھا دیا ہے کہ دین اسلام صرف مذہبی رسومات کی ادائیگی کا نام نہیں ہے بلکہ اصل نیکی کے کرنے کے کام ہیں ان تمام نیکیوں کے کاموں کو کرنے کی ترغیب دی ہے انہوں نے تعلیم القران کتاب کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے پہلا حصہ حسن اخلاق اور حسن معاشرت پر مشتمل ہے جس میں خیر شر اسم عدوان ثواب توبہ دعا وغیرہ جیسے سارے مضامین ا جاتے ہیں دوسرے حصے میں علم اور عقل پر مبنی جتنے مضامین ہیں ان سے متعلق ایات اکٹھی کی گئی ہیں تسبیح تقوی اعمال صالحہ صراط مستقیم وغیرہ تیسرا حصہ شریعت اور اسلام پر مبنی ہے چوتھا حصہ عبادت صلٰوۃ زکوٰۃ پر مبنی ہے پانچواں حصہ اللہ کی ذات اور اسماء الحسنی پر بحث کرتا ہے چھٹا حصہ سلسلہ نبوت و رسالت اور تمام انبیاء کرام کے ناموں پر مشتمل مضامین کو لے کر بحث کی گئی ہے ساتواں حصہ اللہ کے قانون مکافات عمل اور اخرت پر جو مضامین قران میں ائے ہیں انہیں سمیٹا گیا ہے لب لباب یہ کہ قران کریم کا کوئی ایسا موضوع یا مضمون نہیں ہے جسے مشتاق احمد خان صاحب ؒ نے تعلیم القران میں شامل نہ کیا ہو اور اس پر تفصیلی روشنی نہ ڈالی ہو ---

مشتاق احمد خان صاحب ؒ کا سب سے بڑا اور عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عوام الناس کے علاوہ طلباء و طالبات کے لیے انتہائی اسان اور کم وقت میں پڑھی جانے والی تحاریر پیش کر دی ھیں جو بے شک ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے -

یوں تو مشتاق احمد خان ؒ کی تحریروں میں ہمیں تعلیم القران اور قران مجید کا ترجمہ جو چند سورتوں پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ چار کتابیں اور ہیں اس کے علاوہ ان کی تحاریر نایاب ھیں لیکن یہ خیال رہے کہ ان کی ان کتابوں کی بنیاد اتنی مضبوط ہے کہ ان کتابوں سے تبویب تشکیل دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ قران کی لغات بنائی جا سکتی ہیں ان کے کام کا اندازہ اپ صرف الصلواۃ کی اصطلاح کے مفہوم سے چاہیں تو لگا سکتے ہیں ان کی

تالیف " تعلیم القران " میں انہوں نے سب سے پہلے الصلواۃ کا بنیادی مفہوم بیان کیا ہے اس کے بعد اس مفہوم کی تمہید بیان کی ہے پھر اس کے بعد بتلایا ہے کہ صلوٰۃ فرائض منصبی کے معنوں میں بھی اتا ہے اس کے علاوہ صلوٰۃ نظام خداوندی کے معنوں میں بھی ہے اس کے بعد نماز کے اجتماعات جسے اجتماعات صلوٰۃ کہتے ہیں۔ ایک ایک ایت کو لے کر بتایا گیا ہے کہ صلوٰۃ کا تعلق قران کے کن کن پروگرام سے جڑا ہے ۔ مثال کے طور پر اللہ اور اخرت پر ایمان کا تعلق صلواۃ سے ہے نظام ربوبیت کا تعلق صلواۃ سے ہے اقتدار کا، نظام حکومت کا،معاشرے کو سنوارنے کا ان تمام کا تعلق صلواۃ سے ہے۔ یہاں تک کہ صلوٰۃ پر اگر کاربند رہا جائے تو معاشرہ استحصال سے پاک ہو جاتا ہے اسی طرح سے انہوں نے زکوٰۃ پر بھی بہت تفصیل سے لکھا ہے قران مجید کی تعلیمات پر مبنی کوئی بھی گوشہ ہو جیسے ایمان حج صوم وغیرہ سب پر محترم نے انتہائی اچھوتے انداز اور خوبصورت تفصیل کے ساتھ انتہائی مختصر الفاظ اور اسان تشریح کی ہے۔

مشتاق صاحب نے ایات کا ترجمہ کرتے ہوئے خاص احتیاط برتی ہے کہ مفردات کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں قوانین یعنی احکام اور اصطلاحات کا استعمال ہوا ہے اسے بڑی وضاحت سے ترجمے میں صاف صاف بیان بھی کر دیا ہے شریعت کو طریقت سے اور مذہب کو دین سے ممیز کرنے میں انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کیاہے ایات کے ترجمے میں انہوں نے اس بات کو بڑی احتیاط سے ابھار اور نکھار کر بیان کیا ہے کہ تشکیل دین کے سلسلے میں رسول کریم کی ذاتی حیثیت کیا تھی اس مضمون پر انہوں نے پوری ایک کتاب لکھی ہے کہ قرانی انقلاب درحقیقت تعمیر انسانیت کا ایک پروگرام ہے اور ربوبیت درحقیقت رزاقیت کی ایک شکل ہے۔رزق کی شکل کو اگر بگاڑ دیا جائے تو ربوبیت اپنے مقام پر نہیں رہتی ہے مشتاق صاحب ؒ نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں انبیاء کا ذکر کیا ہے اس چیز کو بیان کرنے میں اپنی تمام صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی کوششوں کا محور جہالت اور غلامانہ ذہنیت کا استیصال تھا قران انسانیت پر جور و ستم کے تمام بوجھ اتارنے اور ہر نوع کی غلامی کو ختم کرنے کے لیے ایا ہے

تاکہ مال و اقتدار کے زور پر بڑے بن بیٹھنے والے لوگوں کا ہستی سے صفایا کیا جائے جیسے قوم نوح کے وڈیرے یا قوم عاد اور قوم ثمود کے سردار اس کے علاوہ قوم شعیب کے قوت و دولت کے نشے میں بدمست وڈیرے ۔۔اللہ کے رسول انسانیت کو طاغوت سے بچانے کے لیے آتے تھے۔
ھمارا یہ کہنا ھے کہ" تعلیم القرآن" نصاب میں شامل ھونے والی کتاب ھے جس سے طلبا و طالبات قران کریم کے معنی و مفاہیم سے بھرپور استفادہ حاصل کرتے ھوئے قران کریم کے موضوعات کی اصل روح تک پہنچ سکتے ھیں۔

اللہ مشتاق احمد خان کے القرآن کریم سے عشق کو قبول فرمائے ۔آمین ۔